تقریر بابت تفہیم القرآن
وقت 5-7 منٹ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

قرآن کریم کی دائمی حفاظت

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں قرآن کی ضمانت یوں دیتا ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (الحجر:10)

کہ یقیناً ہم نے ہی اس ذکر کو اُتارا ہے اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

قرآن خدا نما ہے خدا کا کلام ہے
بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

پیارے بھائیو! آج مجھے آپ حاضرین کے سامنے قرآن کریم کی دائمی حفاظت کے اہم موضوع پر گفتگو کرنی ہے۔

ابتداء سے سنت اللہ اس طرح پر جاری ہے کہ وہ اپنی مخلوق کی ہدایت، رشد اور رہنمائی کے لئے انبیاء ورُسل بھیجتا رہتا ہے جیسا کہ فرمایا وَإِنْ مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ (الفاطر:25) کہ کوئی امت نہیں مگر ضرور اس میں کوئی ڈرانے والا گزرا ہے۔ اب ان انبیاء نے اپنے اپنے زمانہ کی ضرورتوں کے مطابق خدائی مدد اور ہدایت سے اصلاح کی کوششیں کیں اور کامیابیاں بھی پائیں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا دستور ہے کہ وہ اپنے شرعی انبیاء کے ساتھ ایک شریعت اُتارتا چلا آرہا ہے۔ آخری نبی سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُس نے اپنی مخلوق کی ہدایت اور رشد کے لیے ایک عظیم نعمت قرآن کریم کو نازل کیا اور پھر اس کی دائمی حفاظت کی ذمہ داری بھی خود لی۔ سب سے پہلے دائمی حفاظت کے مفہوم کو سمجھنا ضروری ہے۔ لفظِ 'دائمی' کا مطلب ہمیشہ، مستقل، دوام پانے کے ہیں اور لفظِ 'حفاظت' سے مراد سلامتی، پاسبانی اور نگرانی کے ہیں۔ یہ بات تو اظہر مِنَ الشمس ہے کہ قرآنِ کریم سے پہلے کوئی الہامی کتاب اپنی اصل صورت میں محفوظ نہیں۔ اِس سے پہلی تمام کتب میں زمانہ کے ساتھ ساتھ تصرف ہو چکا ہے جو آج تک جاری ہے۔ اس کے برخلاف قرآنِ کریم جوں کا توں لفظاً لفظاً اسی طرح محفوظ ہے جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

اگر دنیا بھر کے تمام لوگ، تمام جماعتیں تمام ملک اور تمام جابر بادشاہ وسربراہ اکٹھے بھی ہو جائیں اور قرآن کے اس نور کو بجھانا چاہیں تو وہ بھی ایسا نہیں کر سکیں گے کیونکہ اِس کی حفاظت کی ضمانت خود اُس اللہ تبارک وتعالیٰ نے دے رکھی ہے جس نے اِس کو اُتارا ہے اور یہی وہ چراغ ہے جسے حق تعالیٰ نے خود روشن کیا ہے۔ جیسا کہ مَیں تقریر کے آغاز پر ایک آیت کی تلاوت کر آیا ہوں جس میں خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ قرآن کی ہر لحاظ سے حفاظت اور نگرانی کرے گا، اسے ہر قسم کی تحریف سے بچائے گا اور ہر قسم کے وسوسوں اور بدیہات سے محفوظ رکھے گا کیونکہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت کی آخری کتاب ہے جو کہ قیامت تک کے لیے تمام انسانیت کے واسطے مکمل ضابطۂ حیات اور ذریعۂ فلاح ونجات ہے۔ اِسے مُنَزِّل مِنَ اللہ کتاب کا درجہ حاصل ہے جو دائمی ہے۔

ہم دیکھتے چلے آرہے ہیں کہ ہر کتاب کا ایک خاص دور اصلاح کا ہوا کرتا تھا اور وہ کتب اس خاص زمانے کی ضرورتوں اور پیش آمدہ مسائل کو ہی مخاطب کیا کرتی تھیں اور ان مسائل کا حل بتایا کرتی تھیں اور ایک مخصوص مدت گزرنے کے بعد خدائے قادر کی حکمت بالغہ کے تحت ان کتب کا اثر اور ان میں مذکور مسائل کا حل زمانے کے مسائل کی تعداد اور شدّت سے پیچھے رہ جاتا تھا اور نئی کتاب کا دور شروع ہو جاتا تھا۔ اب قرآن کریم قیامت تک کے لیے بطور قانون اور ضابطۂ حیات ہے۔ اس مذکورہ بالا حفاظتِ قرآن کے وعدہ کے اختتام کی آخری مدت خدا نے مقرر نہیں فرمائی۔ نیز یہ فخر صرف اور صرف قرآنِ کریم کو ہی حاصل ہے کہ اس کی حفاظت کا وعدہ خود خدا

نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ قرآن کریم کے مطالعہ کے دوران ہم مذکورہ بالا حفاظت قرآنی کے وعدے کے علاوہ بھی اس کتاب کے اندر ہی اس کی حفاظت کے لیے خاص انتظامات کا متعدد جگہ مختلف طریقوں کا ذکر پڑھتے ہیں۔ مثلاً خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ عَلَيۡنَا جَمۡعَهٗ وَ قُرۡاٰنَهٗ (القیامۃ:18) کہ یقیناً اس کا جمع کرنا اور اس کی تلاوت ہماری ذمہ داری ہے۔ اور یُوں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یقین دلایا کہ ہم ہی نے یہ قرآن نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کو جمع کرنے پر قدرت رکھتے ہیں۔

سامعین! اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کو اپنے خاص تصرف سے ایسے الفاظ اور ایسی ترکیب سے نازل فرمایا ہے کہ وہ سہولت سے حفظ ہو جاتا ہے۔ پس قرآن مجید کی زبان اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ان سامانوں میں سے ہے جن کے ذریعے سے قرآن مجید کی حفاظت کی جاتی ہے۔

اوّل: اللہ تعالیٰ نے ایسے آدمیوں کو پیدا کیا جو اسے شروع سے لے کر آخر تک حفظ کرتے ہیں۔

دوم: اس کی زبان ایسی سہل اور دلنشیں بنائی کہ سہولت سے یاد ہو جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: اِنَّهٗ لَقُرۡاٰنٌ كَرِيۡمٌ۔ فِىۡ كِتٰبٍ مَّكۡنُوۡنٍ۔ (الواقعہ:78تا79) یقیناً یہ قرآن بڑی عظمت والا ہے اور ایک چھپی ہوئی کتاب میں موجود ہے۔ چھپی ہوئی کتاب سے مراد فطرت ہے کیونکہ قرآن کریم کی تعلیم فطرت کے مطابق ہے۔ اسی لیے ہر انسان جو ضد نہ کرے اسے ماننے پر مجبور ہے۔ یعنی انسان کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے بعض سچائیاں رکھی ہیں اور قوت فیصلہ رکھی ہے جب انسان اس سے کام لیتا ہے تو قرآن مجید کی سچائیاں اس پر ظاہر ہو جاتی ہیں کیونکہ وہ ایک چھپی ہوئی کتاب یعنی فطرت انسانی میں موجود ہے۔

(ماخوذ از تفسیرِ صغیر از حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

سوم: اس کی تلاوت نمازوں میں فرض کر دی۔

چہارم: لوگوں کے دلوں میں اس کے پڑھنے کی غیر معمولی محبت پیدا کر دی۔ یہ بھی اس آیت میں مذکور وعدہ کے پورا ہونے کی دلیل ہے۔ ایک ذریعہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کے لیے یہ مقرر فرمایا کہ ایسے سامان کر دیے کہ قرآن مجید اپنے نزول کے معاً بعد تمام دنیا میں پھیل گیا اور اب اس میں تغیّر و تبدّل کا امکان ہی نہیں رہا۔ کہا جاتا ہے کہ ایک بہت بڑا ذریعہ قرآن کریم کی حفاظت کا یہ بھی ہوا کہ نزولِ قرآن کے بعد علمی عربی زبان کی تبدیلی بند ہو گئی۔ عربی کے سواد دنیا میں کوئی زبان ایسی نہیں پائی جاتی جو آج بھی وہی ہو جس طرح تیرہ سو سال پہلے تھی۔ جو شخص علمی عربی آج پڑھتا ہے وہ قرآن کریم کو بھی بغیر کسی کی مدد کے سمجھ سکتا ہے۔ ان ظاہری سامانوں کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا ایک ایسا ذریعہ بھی مقرر کیا جو الہام ہے۔ حق یہ ہے کہ خدا کا کلام بندے کے ساتھ براہ راست ہوتا ہے۔ ملائکہ صرف بطور واسطہ کے ہوتے ہیں۔ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ۔ (الحجر:10) کہہ کر یہ بتایا ہے کہ ہم اس کلام کی آئندہ تازہ بتازہ الہام کے ذریعہ سے حفاظت کرتے رہیں گے یعنی مجدد اور مامور وغیرہ مبعوث کرتے رہیں گے۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر، جلد چہارم، صفحہ 13-14)

قرآن کریم کو خدا تعالیٰ کی طرف سے جو نام دیے گئے ان میں سے الکتاب اور قرآن بھی ہیں، یہ دونوں نام اس کی تا قیامت زبانی اور کتابی شکل میں حفاظت کا پتہ دیتے ہیں اور ان ناموں کے معانی کے اندر اس کی حفاظت کی پیشگوئی موجود ہے۔ فرمایا۔ فِيۡهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (البینۃ:4) یعنی اُن میں قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات تھیں کہہ کر اس کی تعلیمات کے دائمی ہونے کا پتہ دیا۔

حفاظت قرآن کے لیے اللہ تعالیٰ نے جو انتظامات فرمائے وہ بھی اس کی حفاظت پر دلالت کرتے ہیں۔

اوّل: جو بھی آیات نازل ہوتی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فوراً کاتب صحابہ کو بلا کر ان آیات کو ضبط تحریر میں لے آتے تھے اور یہ ساری کارروائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کے سامنے ہوتی تھی اور آپؐ اس کے لیے خاص اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ لکھوانے کے بعد اس نازل شدہ حصہ کو سنا بھی کرتے تھے۔ آپؐ نہ صرف خود لکھواتے تھے بلکہ خدائی تفہیم کے مطابق ان کی ترتیب بھی خود مقرر فرماتے تھے۔ اس بات کا تفصیلی نقشہ مستند کتب احادیث میں موجود ہے۔ کتابت وحی کی اس مقدس اور انتہائی اہم ڈیوٹی انجام دینے کی سعادت حاصل کرنے والے اصحابؓ کرام کے اسماء اور ان کی پاکیزہ ذاتی زندگیوں کے واقعات کتب تاریخ کا حصہ ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اِس حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں۔

”اس کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اور معجزہ کا ذکر ہے۔ اتنی بڑی کتاب قرآن کریم تیئس برسوں میں نازل ہوئی اور نزول کے وقت آپؐ اس فکر میں کہ مَیں اسے فراموش نہ کر دوں، اپنی زبان کو تیزی سے حرکت دیتے تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو یقین دلایا کہ ہم ہی نے یہ قرآن نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کو جمع کرنے پر قدرت رکھتے ہیں۔ پس ایک امی پر 23 تیئس سال میں نازل ہونے والا قرآن باحفاظت جمع کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس امر کو ایک عظیم

الشان معجزہ قرار دیتے ہیں کہ اس تیئس سالہ عرصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دشمن نے ہر طرح سے حملے کئے اور آپؐ کو ہلاک کرنے کی کوشش کی۔ اگر کچھ قرآن نازل ہونے کے بعد ہی نعوذ باللہ آپؐ کو دشمن ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جاتا تو قرآن کے ایک کامل کتاب ہونے کا دعویٰ، نعوذ باللہ، باطل اور بالکل بے معنی ہو جاتا۔"

(قرآن کریم ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ صفحہ 1102)

دوم: یہ کہ مسلمانوں کے اندر اس کتاب کو حفظ کرنے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ایک تو خدا نے لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں اس کتاب کو حفظ کرنے کا شوق پیدا کر دیا اور دوسرا اس کی عبارت اس قدر خوبصورت، سلیس اور نظم و نثر کے درمیان ہے کہ جو حفظ کرنے کے لیے بہت آسان ہے۔ ہر مسلمان کو نماز کے اندر پڑھنے کے لیے قرآن کا کچھ نہ کچھ حصہ زبانی یاد کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ ہر رکعت کے اندر سورت فاتحہ کی تلاوت کرنا فرض ہے۔ بَلۡ ہُوَ قُرۡاٰنٌ مَّجِیۡدٌ۔ فِیۡ لَوۡحٍ مَّحۡفُوۡظٍ۔ (البروج: 22 تا 23) بلکہ وہ تو ایک صاحبِ مجد قرآن ہے۔ ایک لوحِ محفوظ میں۔ قرآن کریم ایک بزرگ کلام ہے ہر جگہ اور ہر زمانہ میں پڑھا جانے والا اور مزید کمال یہ ہے کہ وہ لوحِ محفوظ میں ہے۔ یعنی قیامت تک قائم رہے گا۔

(تفسیرِ صغیر از حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ)

اللہ تعالیٰ نے ہی قرآن کی نسبت فرمایا: گویا لوح پر لکھے ہوئے کلام کی خوبی تو اس کو ملے گی مگر اس کے نقص سے وہ محفوظ رہے گا۔

(تفسیر کبیر جلد ہشتم صفحہ 372)

اور خود اللہ تعالیٰ دوہرائی کا کام بھی کرتا رہا جیسا کہ احادیث میں آتا ہے کہ ہر رمضان حضرت جبرائیلؑ پورے سال کے دوران نازل شدہ قرآن، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دہراتے تھے۔

سامعین! قرآن کریم کے جو نسخے سارے عالم میں پھیلے اور ان کی تعداد بلا مبالغہ کروڑوں میں ہے۔ سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب بھی قرآن ہی ہے۔ آج کے اس جدید پریس کے زمانے میں قرآن کریم کے نسخے بلا مبالغہ لاکھوں کی تعداد میں چھپتے ہیں اور ان کی چھپائی میں اغلاط اور ہر طرح کے سقم سے بچنے کے لیے شدید عرق ریزی اور زر کثیر خرچ کر کے اس کی اعلیٰ حفاظت کا انتظام کیا جاتا ہے اور مسلمان ممالک میں پورے پورے محکمے اس فرض کو سرانجام دیتے ہیں۔ نیز گذشتہ وقتوں میں مسلمانوں کی اس طرف بے پناہ توجہ کا اندازہ ہمیں اُن قلمی نسخوں سے بھی ہوتا ہے جو آج کل لائبریریوں کی زینت ہیں اور مسلمانوں میں اس کی کتابت کا اس قدر رواج تھا کہ نہ صرف عوام بلکہ بڑے بڑے بادشاہ بھی اس کی کتابت نہایت محبت اور جانفشانی سے کیا کرتے تھے۔ قرآن کی حفاظت پر ایک گواہ وہ تبلیغ قرآن ہے جو انتہائی قلیل عرصہ میں بڑے خطہ زمین پر کی گئی۔ دیگر مخالف اقوام کو اس کی تعلیمات کا بخوبی علم ہو گیا۔ سر ولیم میور اپنی کتاب لائف آف محمدؐ میں بحث کے بعد لکھتا ہے کہ

"Since what we now have, though possibly corrected and modified by himself, is still his own."

(The Life of Mohamet by Sir William Muir, Page 562)

کہ اب جو قرآن ہمارے ہاتھوں میں ہے گو یہ بالکل ممکن ہے کہ محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے زمانے میں خود اس کی غلطیاں درست کی ہوں اور بعض دفعہ خود ہی اس میں بعض تبدیلیاں بھی کر دی ہوں۔ مگر اس میں شبہ نہیں کہ یہ اب اِس زمانہ تک وہی قرآن ہے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہمیں دیا تھا۔

سامعین! یہ تو ظاہری حفاظت کا معاملہ ہے۔ حفاظت کی اقسام کے موضوع پر حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ اب حفاظت دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو حفاظتِ ظاہری اور ایک حفاظتِ معنوی۔ جب تک دونوں قسم کی حفاظت نہ ہو کوئی چیز محفوظ نہیں کہلا سکتی۔ ایک کتاب جس کے اندر لوگوں نے اپنی طرف سے کچھ عبارتیں زائد کر دی ہوں یا اس کی بعض عبارتیں حذف کر دی ہوں یا جس کی زبان مُردہ ہو گئی ہو اور کوئی اس کے سمجھنے کی قابلیت نہ رکھتا ہو یا جو اس غرض کے پورا کرنے سے قاصر ہو گئی ہو جس کے لیے وہ نازل کی گئی تھی، محفوظ نہیں کہلا سکتی کیونکہ گو اس کی حفاظت بھی صرف معنی کی حفاظت ہی کے لیے کی جاتی ہے۔ پس قرآن کریم کی حفاظت سے مراد اس کے الفاظ اور اس کے مطالب دونوں کی حفاظت ہے۔

(ماخوذ از دعوت الامیر، انوار العلوم جلد 7 صفحہ 380)

خدا تعالیٰ نے اس معنوی حفاظت کے میدان کو بھی تشنہ نہ چھوڑا اور گزشتہ چودہ سو سال میں کوئی وقت بھی ایسا نہ گزرا کہ جس میں ہمیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی نہ کوئی روحانی فرزند اپنی تمام خداداد طاقتوں اور استعدادوں کے ساتھ اس راہ میں مصروف عمل نظر نہ آتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا

جن کے ذریعہ قرآن کی حفاظت کا انتظامات کر دئے۔ آپ علیہ السلام نے اعلان عام کیا کہ قرآن کی کوئی آیت، کوئی نقطہ بھی منسوخ یا نا قابلِ عمل نہیں ہے بلکہ قرآن کریم مکمل محفوظ اور خدا کی طرف سے تا قیامت قابل عمل تعلیم کا مجموعہ ہے۔ آپ علیہ السلام نے بطور حکم اور عدل اعلان کیا کہ

اَنَّ الْقُرْآنَ الْمَجِيْدَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَحْفُوْظٌ مِنْ تَحْرِيْفِ الْمُحَرِّفِيْنَ وَ خَطَاِ الْمُخْطِيْنَ۔

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 21)

یعنی اس وجہ سے کہ قرآن مجید آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اب تک تحریف کرنے والوں کی تحریف اور خطاکاروں کی خطاؤں سے پاک ہے۔

خدا تعالیٰ نے نزول قرآن سے لے کر آج تک اس کتاب کی ظاہری اور معنوی حفاظت کا جو وعدہ فرمایا تھا اس کے بکمال ایفاء کا حال تو ہمارے سامنے آ گیا مگر اب کبھی کسی کو اس قرآن کی حفاظت پر شبہ ہو تو وہ حضرت مسیح موعودؑ کے بیان فرمودہ اس انقلاب آفرین اصول علم الکلام کی رو سے پہلے اپنی الہامی کتاب کا محفوظ ہونا ثابت کرے۔ کیونکہ اس وقت تک کسی دوسرے کی طرف کوئی الزام منسوب کرنا ہرگز درست نہیں اگر وہی اعتراض خود اپنے پر پڑ رہا ہو۔ اس اصول کے مطابق کسی بھی اور کتاب کا ماننے والا قرآن کی ظاہری یا معنوی حفاظت وثقاہت پر اعتراض نہیں کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس سے قبل اسے اپنی کتاب کی حفاظت کا کم از کم وہ معیار ثابت کرنا ہوگا جو قرآن کریم کو حاصل ہے اور اس قدر اعلیٰ حفاظتی معیار کی حامل اور حفاظت کے خدائی وعدوں کی حامل کتاب اس وقت روئے زمین پر صرف اور صرف قرآن حکیم ہی ہے۔

حضرت خلیفۃُ المسیح الرابع رحمہ اللہ اِس حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں۔

”اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ بڑی تحدی سے یہ اعلان فرماتا ہے کہ دشمن خواہ کچھ بھی کہے یقیناً ہم نے ہی اس کتاب کو نازل فرمایا ہے اور آئندہ بھی اس کی حفاظت کرتے چلے جائیں گے۔

اس کے بعد کی آیات میں بروج کا ذکر فرمایا گیا ہے جو سورۃ البروج کی یاد دلاتا ہے اور ”ہم ہی اس کلام کی حفاظت کریں گے“ کے مضمون پر سے پردہ اٹھاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے لوگ مامور ہوتے رہیں گے جو قرآن کریم کی حفاظت کے لئے ہمہ وقت مستعد رہیں گے۔ یہاں بروج میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ جو مجددین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بارہ برجوں کے طور پر آتے رہے وہ بھی اسی کام پر مامور تھے۔“

(قرآن کریم ترجمہ از حضرت خلیفہ المسیح الرابع رحمہ اللہ صفحہ 423)

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

(کمپوزڈ: زاہد محمود)